خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 11۔مارچ 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 58 | سوموار 20 شوال ۔1416ھ 11 امان 1375 ہش 11 مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کِذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے

کِذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے۔ ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاق اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے یہاں تک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افترا کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یقیناً یاد رکھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں۔ یہ نری لاف گزاف ہے۔ زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔ سچا ایمان ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا، کیونکہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دے دیا۔ اور اس کی پروا بھی نہ کی۔ جان سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہوتی، مگر صحابہؓ نے اسے بھی آنحضرت ﷺ پر قربان کر دیا۔ انہوں نے کبھی اس بات کی پروا بھی نہیں کی کہ بیوی بیوہ ہو جائے گی یا بچے یتیم رہ جائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہتے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 594)

دین کی خاطر خرچ کرنے والوں کے اموال میں برکت دی جاتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

قربانیوں کا مضمون صرف ایسے چندوں سے تعلق نہیں رکھتا جو غلبہ دین کی خاطر دئے جاتے ہیں بلکہ مستقل انسانی ضروریات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور یہ ضروریات کبھی ختم نہیں ہو سکتیں لیکن وہ قربانیاں اور ہوں گی یہ پہلی قربانیاں اور ہوں گی۔ اس لئے میں سمجھتا تھا کہ اس آیت کے حوالے سے بھی میں آپ کو آج کل کی مالی قربانیوں کی اہمیت سمجھاؤں۔

(کلام الٰہی) نے بڑی تفصیل سے مضمون کو کھولا ہے، فرماتا ہے پہلے لوگ بعد والوں کے مقابل کے برابر نہیں ہو سکتے۔ باوجود اس کے کہ اللہ نے سب سے اچھے وعدے ہی فرمائے ہیں۔ بعد والوں کی قربانیوں کا بھی اجر ان کو عطا کیا جائے گا۔ (-) اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ دوسرا پہلو یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ آج ایسا دور ہے کہ جب دین خدا کو قرض کی ضرورت ہے اور جب قرض کی ضرورت ہو تو اس وقت انسان اس قرض کے ساتھ پھر کچھ عطا کے وعدے بھی کیا کرتا ہے۔ اگر کسی کو قرض کی ضرورت نہیں اور آپ یوں ہی قرض دے جائیں تو اس کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ آپ کو انعام و اکرام سے بھی نوازے اور اگر سودی نظام ہے تو سود بھی عطا کرے۔ وہ کہے گا اپنے گھر رکھو مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ضرورت مند تو زیادہ پیسے دے کے بھی قرض لیا کرتا ہے کیونکہ جانتا ہے کہ اگر اس کو پیسے کہیں سے نہ میسر آئے تو اس کے وقت کا گزارہ نہیں چل سکتا۔

تو اب سوال یہ کہ اللہ کو ضرورت کیوں ہے۔ اللہ کی ضرورت دراصل خدا کے ان بندوں کی ضرورت ہے جو اس کا پیغام پہنچاتے ہیں، جن پر پیغام پہنچانے کی ذمہ داری ڈالی جاتی ہے۔ اور ہر مذہب کا آغاز غربت سے ہوا ہے اور ہر مذہب کو آغاز میں ایسے اموال کی ضرورت پڑتی ہے جو خدا کے نام پر خدا کے بندے اسے قرض کے طور پر دیتے ہیں۔ قرض سے مراد یہ ہے کہ وہ دیتے تو اس لئے ہیں کہ ہم جو کچھ بھی ہے، جو

باقی صفحہ 2 پر

عقلمند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اعلان

○ امراء اضلاع و صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ 23 مارچ یوم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام بنا کر احباب جماعت کو اس دن کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹس ارسال کریں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

○ مکرم کموڈور (ریٹائرڈ) رحمت اللہ باجوہ صاحب کا دل کا اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ ابھی کمزوری جاری ہے۔ تاہم صحت مجموعی طور پر اچھی ہے۔ احباب کرام سے محترم باجوہ صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ خنساء قمر (خنساء رفعت) بنت مکرم چوہدری نصراللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ و ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 24 فروری ساڑھے چار بجے ایوان محمود ہال میں منعقد ہوئی۔ عزیزہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 9۔ اکتوبر 95ء کو ہمراہ عزیز فیض الحق قمر صاحب ایم ایس سی مقیم جرمنی ابن مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر محلہ دارالبرکات ربوہ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے کیا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی مورخہ 25 فروری کو مکرم چوہدری عبدالحق صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اور مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی (ثانی) ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

11- امان 1375 ھش 11 - مارچ 1996ء

برائی کا روکنا

یہ کتنی اچھی بات ہے کہ برائی کو دیکھ کراسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کی جائے اور اگر ہاتھ سے نہ روک سکیں تو زبان سے اس کے خلاف احتجاج کیا جائے۔ یعنی برملا یہ بات کہی جائے کہ یہ بات بری ہے۔ اگر انسان ایسا بھی نہ کرسکے تو اپنے دل میں تو برائی کو ضرور برائی سمجھے۔ تاکہ اس کے دل میں اس برائی سے نفرت پیدا ہو اور وہ اس برائی کا مرتکب نہ ہو۔ جہاں تک ہاتھ سے روکنے کا تعلق ہے یہ مطلب تو نہیں کہ اس بات کی اجازت ہے کہ وہ جہاں برائی دیکھتا ہے وہاں اپنی طاقت استعمال کرنی شروع کردے۔ مارے پیٹے اور کہے میں برائی کو روک رہا ہوں۔ اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ جو صاحب اقتدار ہوں جو لوگ اس بات پر مامور ہیں کہ قوانین کو نافذ کریں۔ برائیوں کو روکیں۔ ان تک بات پہنچائی جائے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو برملا برائی کو برائی کہا جائے تاکہ لوگوں کو اس بات کا احساس ہو کہ برائی کو برائی کہنے والے موجود ہیں۔ اور اس طرح برائی کا ارتکاب کم ہو جائے۔ لیکن اگر ایسا بھی نہ کیا جاسکے تو کم از کم یہ تو ہو کہ انسان اپنے دل میں برائی کو برائی سمجھے۔ اور خود اس بات سے اجتناب کرنے کا عزم کرلے کہ اس نے اس برائی میں مبتلا نہیں ہونا۔ اگر وہ ایسا کرے تو یقیناً اسے اس بات کی ہمت ملے گی اور اس کے دل میں حوصلہ پیدا ہوگا کہ اس نے اس برائی کا ارتکاب نہیں کرنا۔ انسانی فطرت یہ چاہتی ہے کہ انسان اچھا بنے۔ اچھا بننے کے لئے اس کے دل میں عزم پیدا ہونا چاہئے۔ اور عزم صرف اس طرح پیدا ہو سکتا ہے کہ نیکیوں کو نیکی سمجھے۔ اور برائیوں کو برائی۔ اور برائی کو دیکھ کر اس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ اگر ہم سب ایسا کرنے لگیں کہ ان تین باتوں میں سے جس بات پر بھی ہمیں اختیار ہو ہم وہ کرگزریں۔ تو یقیناً معاشرے میں تمام لوگ برائی سے اجتناب کرنے لگیں گے۔ کچھ لوگوں کو برائی کرتے ہوئے طاقت سے روک دیا جائے گا۔ اور آئندہ انہیں برائی کرنے کا حوصلہ نہیں ملے گا۔ کچھ لوگوں کے متعلق برملا یہ کہہ دیا جائے گا کہ یہ لوگ برائی کررہے ہیں۔ اور وہ اس بات سے شرمندہ ہوکر' حقیقی معنوں میں شرمندہ ہوکر برائی سے گریز کریں گے اور جو لوگ اپنے دل میں برائی کو برائی سمجھتے ہوئے اس سے نفرت کریں گے وہ کبھی برائی کے قریب نہیں جائیں گے۔ اور اس طرح معاشرے کا ہر شخص برائی سے اجتناب کرتے ہوئے نیکی کی طرف مائل ہو جائے گا۔ جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے یہ کتنی اچھی بات ہے کہ برائی کو دیکھ کر برائی کو ہاتھ سے روکا جائے۔ نہیں تو زبان سے اس کے خلاف بات کی جائے۔ ایسا بھی نہ ہوسکے تو اپنے دل میں برائی کو برائی سمجھتے ہوئے اس سے اجتناب کیا جائے۔ معاشرے کو بہتر بنانے کے لئے جو جو باتیں سامنے آتی ہیں ان میں سے یہ بات نہایت اہم ہے۔ آیئے ہم اس پر عمل کریں۔ سارے معاشرے کو بہتر بناتے ہوئے اپنے دل میں بھی برائی سے نفرت پیدا کریں اور نیکی کا میلان۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"لوگ گالیاں سنتے ہیں اور محسوس نہیں کرتے اور کوئی شخص نہیں کہ جو ان کو پکڑ کر کہے کہ اپنی حالت درست کرو۔ اسی طرح جب لڑائی ہوتی ہے تو بڑے لوگ (بڑے سے میرا مطلب یہ ہے کہ بڑی عمر کے لوگ) گندی گالیوں پر اتر آتے ہیں گالیاں تو سبھی گندی ہوتی ہیں۔ مگر ایسی جن کا گند کھلا ہو۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسے لوگ اوسط اخلاق کی حقیقت بھی نہیں سمجھتے۔ افسوس ہے کہ کثرت ایسے لوگوں کو ناپسند نہیں کرتی وہ لوگ ان کے خلاف ہاتھ نہیں اٹھاتے ہاتھ اٹھانے سے یہ مطلب نہیں کہ ان کو مارتے نہیں بلکہ یہ کہ ان کو مناسب طریق پر روکتے نہیں۔ اگر وہ خود روک نہیں سکتے تو کم از کم مجھ کو لکھتے تا کہ معلوم ہو کہ لوگ اس قسم کے لوگوں کو برا سمجھتے ہیں۔"

یعنی برائی کو روکنے کی کوشش ہی معاشرے کو بہتر بنا سکتی ہے۔ اور برائی کو روکنے کا یہی طریق ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کی رضا کے مطابق زندگیاں گزاریں دوسروں کو بھی برائی سے روکتے ہوئے نیکیوں پر قائم کریں اور خود بھی اپنے دل میں برائی سے نفرت کرتے ہوئے نیکی سے دل لگائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

عمر بھر میں نے الف' با' تا پڑھی
اس سے آگے کچھ سمجھ پایا نہیں
دوستوں میں ہیں بہت سے علم دوست
علم گرچہ میرا سرمایہ نہیں

ابوالاقبال

○

گُل بھی ہیں گلستان بھی شبنم بھی گہُر بھی!
ہوتا ہے مرے دل سے خزاؤں کا گذر بھی!

اس دل کے نہاں خانہ کی دنیا بھی عجب ہے
دل میرا محل بھی ہے سرائے بھی کھنڈر بھی

دل جھیل ہے دریا ہے سمندر ہے کہ ساحل؟
لہریں ہیں تلاطم بھی سکوت اور بھنور بھی

اس شہر کے آنگن میں تو نکلا ہی نہیں چاند
اے عید اُسے کہنا کہ آئے وہ اِدھر بھی

ہو سکتا ہے یہ شہر بھی ہم چھوڑ ہی جائیں
ہوتا نہیں ان گلیوں سے اب انکا گذر بھی

ہم غم کی کڑی دھوپ میں کیا عید منائیں
وہ لے گئے جاتے ہوئے چھاؤں بھی شجر بھی

خوناب ہے زہراب ہے یہ ننھا سا قطرہ
دکھ دیتا ہے کیوں اتنا یہ آنسو کا سفر بھی

عظّمت تجھے سمجھایا تھا سودائی نہ بننا
سودا ہو اگر دل میں تو اک چاہئے سر بھی

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

بقیہ صفحہ 1

توفیق ہے ہم خدا کے حضور پیش کررہے ہیں لیکن قرض ان معنوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قرض شمار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ یہاں دو باتیں بیان فرماتا ہے۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ جو کچھ بھی تم دوگے قرض کے طور پر ہو یا بے قرض کے ہو جس نیت سے بھی دوگے اگر خدا کو راضی کرنا مقصود ہے تو ہر چیز کا اجر ملے گا۔ لیکن یہاں جو مضمون ہے وہ یہ ہے کہ یاد رکھو جب دین کی ضرورت ہو اس وقت تم دو تو تمہارے اموال کا بڑھانا اللہ پر فرض ہو جاتا ہے۔ اس وقت عام کرم کے علاوہ ایک دوسرا رحمت کا نظام جاری ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کے اموال میں غیر معمولی برکت دی جاتی ہے۔

(از خطبہ 25- اگست 1995ء)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان- مربی سلسلہ

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کی وفات پر جامعہ احمدیہ کے پرنسپل حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے ایک مضمون تحریر فرمایا جو الفضل میں 13- جنوری 1953ء کو شائع ہوا- اس کا عنوان تھا "احمدی قوم کا ایک کامیاب معمار اور بستانِ (-) کا ایک طائرِ خوش نوا چل بسا"

حضرت مولانا موصوف نے تحریر فرمایا کہ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہترین اور ٹھوس کام کرنے والے خدام میں ایک نمایاں وجود تھے- ہونہار بچوں کی تربیت' ان کو امیدوں اور امنگوں کے ساتھ پروان چڑھانا اور ان میں قومی اور ملی ولولہ پیدا کرنا نہایت مشکل کام ہے- اونچے اونچے محل تعمیر کرنا اور مضبوط آہنی قلعے بنانا بہت آسان ہے لیکن قوم کے بچوں کا کردار درست کرنا اور ان کی اخلاقی عمارت کو استوار کرنا بدرجہا مشکل کام ہے- اس کام کے لئے بہت زیادہ صبر اور حوصلہ کی ضرورت ہے- بہت زیادہ درد اور ہمت درکار ہے-

بہت زیادہ کاوش اور دعائیں لازمی ہیں- حضرت شاہ صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تمام صفات سے متصف تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت کو بار آور فرمایا اور انہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اعلیٰ نتائج دیکھنے کی مسرت عطا فرمائی- انہوں نے اپنے شاگردوں میں بلند حوصلہ اور اعلیٰ کردار پیدا کرنے میں امتیازی کامیابی حاصل کی- اپنے ساتھ کام کرنے والے اساتذہ اور دوسرے کارکنوں سے ہمدردانہ سلوک کی وجہ سے پورا پورا تعاون حاصل کیا- ان تمام نیک تاثیرات کا نمایاں اثر سکول کی حالت پر نظر آتا ہے-

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے لکھا کہ بے شک حضرت شاہ صاحب وفات پا گئے ہیں اور ہر پیدا ہونے والا انسان ضرور فوت ہوتا ہے لیکن جو نیک اثر حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب نے اپنے ملنے والوں اور ساتھیوں پر چھوڑا ہے وہ ناقابل فراموش ہے- حضرت شاہ صاحب موصوف حوصلہ مندی سے مخالف حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے اور خندہ پیشانی سے مشکلات برداشت کرنے میں بہترین نمونہ تھے- اس بارہ میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے تحریر فرمایا-

"میرے ذاتی تجربہ میں حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب سخت مخالف حالات میں حوصلہ مندی سے کام کرنے اور خندہ پیشانی سے مشکلات کو برداشت کرنے میں ایک نمونہ تھے- انہیں یہ امتیاز حاصل تھا کہ ملاقات میں ہر شخص سے مسکراہٹ اور کھلے چہرہ سے ملتے تھے- اگر وہ اپنے حالات یا قواعد کے ماتحت کسی ضرورت مند کی ضرورت کو پورا نہ کر سکتے تب بھی اس کو اپنے پاس سے مسرور دل سے رخصت کرتے تھے- بارہا ایسا ہوا ہے کہ ان کے پاس نفی کے سوا کوئی جواب نہ ہوتا- مگر اول تو وہ اس نفی کو ادا کرنے کے لئے بہترین سلیقہ اختیار فرماتے اور پھر اس کے ساتھ ایسے انداز سے مزید گفتگو کرتے کہ حاجت مند یہ محسوس کرتے ہوئے واپس آتا کہ اگرچہ میرا کام نہیں ہو سکا مگر شاہ صاحب بھی معذور ہیں-"

تقسیم ہند و پاکستان کے انتہائی مشکل اور نامساعد حالات کا نہ صرف خود بڑی جرأت حوصلے اور صبر سے مقابلہ کیا بلکہ گھروں میں جا کر صبر و حوصلہ کی تلقین کی- اس کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب تحریر فرماتے ہیں-

1947ء کے فسادات کے ایام میں حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب نے نہایت جرأت اور حوصلہ مندی سے کام کیا تھا مجھے وہ نظارہ خود یاد ہے جب آپ اپنے چند ساتھیوں سمیت ٹانگہ پر سوار ہو کر محلہ جات میں گھر بہ گھر پھر کر مستورات اور مردوں اور بچوں کو مشکلات میں صبر و حوصلہ کی تلقین کر رہے تھے- ان کا دل دردمند تھا اور کبھی کبھی آنکھیں بھی آبدیدہ ہو جاتی تھیں لیکن اپنے مخاطبین کو ایسے انداز سے حوصلہ کی تلقین فرماتے کہ دلوں میں ڈھارس بندھ جاتی تھی اور مایوس کن حالات کے باوجود انہیں گونہ اطمینان حاصل ہو جاتا تھا-

حضرت شاہ صاحب انتہائی متواضع منکسر المزاج- حافظ کلام الٰہی اور خدمت دین بجا لانے والوں کے قدردان تھے- حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فرماتے ہیں-

"حضرت شاہ صاحب میں ریاء اور شہرت سے نفرت تھی اور انتہا درجہ کی تواضع اور فروتنی پائی جاتی تھی- انہیں دینی علوم سے گہرا لگاؤ تھا کلام الٰہی کے حافظ تھے مشرقی افریقہ کے احباب پر آپ کی پاکیزہ صحبت کا نہایت نیک اثر تھا- حضرت شاہ صاحب کی زندگی میں ایک نمایاں خوبی یہ تھی کہ وہ خدمت دین بجالانے والے لوگوں کی دل سے قدر کرتے تھے-"

حضرت شاہ صاحب جامعہ احمدیہ کی ترقی کے لئے ہمیشہ دعاگو رہتے اور جامعہ کے طلباء کی امتحانات میں اعلیٰ کامیابی پر مسرت اور خوشی کا اظہار فرماتے-

حضرت مولانا ابوالعطاء آپ کی اس خوبی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں- جامعہ احمدیہ کی ترقی کے لئے ان کے جذبات کو میں خوب اچھی طرح جانتا تھا- انہوں نے بارہا مجھے بتایا کہ میں آپ کے اساتذہ اور طلباء کے لئے روزانہ دعا کرتا ہوں- امتحانات میں اعلیٰ نتائج پر ایسے محبت بھرے انداز میں مبارکباد دیتے تھے کہ دل باغ باغ ہو جاتا تھا- بسا اوقات وہ چنیوٹ سے احمد نگر ہماری تقریبات میں شرکت کے لئے تشریف لاتے اور اپنی مفید معلومات سے طلباء کو مستفید فرماتے-

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت شاہ صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اپنی آغوشِ رحمت میں رکھے-

---

ایک اچھی بات

اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی-

---

تعارف

مولانا عبدالباسط شاہد

ماہنامہ التقویٰ

جماعت احمدیہ کا ماہوار رسالہ جو ٹلفورڈ برطانیہ سے ہرماہ شائع ہوتا ہے- اس کے ستمبر اور اکتوبر 95ء کے شمارے موصول ہوئے ہیں-

ستمبر کے شمارہ میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ جو برکات و فوائد جماعت بالخصوص اور ساری دنیا کے مذہبی حلقے بالعموم حاصل کر رہے ہیں ان کا تذکرہ ہے- حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت الثانی کے ایک بلند پایہ علمی مضمون کا عربی ترجمہ شامل اشاعت ہے- دینی مسائل کی حکمت و فلسفہ کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک ایسی تحریر کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے جو پچھلی ایک صدی سے اپنی افادیت اور گہرے تاثر کی وجہ سے برابر دنیا کی تمام مشہور زبانوں میں شائع ہو رہی ہے- اس شمارہ میں انسانی پیدائش کی غرض و غایت کا موضوع زیر بحث ہے احادیث کا انتخاب بھی موجود ہے-

اس شمارہ میں ہمارے پیارے امام کا وہ خطاب پیش کیا گیا ہے جو آپ نے سالانہ جلسہ مستورات میں کیا جس میں آپ نے حجاب و پردہ کے متعلق کلام الٰہی کی تعلیم کی حقیقت- موجودہ زمانہ میں پردہ پر ہونے والے اعتراضات کا جواب- پردہ کے فوائد اور اس عنوان سے متعلق سیر حاصل بیان ہے- احمدیت کے متعلق بعض ایسی باتوں کی وضاحت بھی اس پرچہ میں موجود ہے جو مخالفین غلط تاثرات پھیلانے کے لئے کرتے رہتے ہیں- آخر میں مولانا عطاء اللہ کلیم کا حیاتِ طیبہ کے متعلق ایک مضمون بھی موجود ہے- مولانا صوفی محمد اسحاق کا عربی منظوم کلام بھی شریک اشاعت ہے-

اکتوبر کے پرچہ میں کیا ابھی وقت نہیں آیا؟ اداریہ کا موضوع ہے اور وقت کے اہم تقاضوں اور ضروریات کو نہایت عمدگی سے پیش کیا گیا ہے- حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی تزکیہ نفس اور تربیت و اصلاح کے موضوع پر ایک بہت پر مغز جامع تحریر شامل اشاعت ہے- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک معرکۃ الآراء تحریر بعنوان "موت کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے" کا ترجمہ دیا گیا ہے جس میں عالم معاد کی حقیقت- نعماء جنت کی حقیقت- کیا دنیا میں نعماء جنت کی حقیقت و ماہیت کو پوری طرح سمجھا جا سکتا ہے وغیرہ مسائل ضروریہ پر نہایت عارفانہ بحث کی گئی ہے- ہمارے پیارے امام کا ایک خطبہ جس میں صفات الٰہیہ اور عرش کے متعلق نادر نکات پیش کئے گئے ہیں- اس خطبہ میں بھی ہمیشہ کی طرح علم و معرفت کی نئی نئی راہوں کی طرف راہنمائی پائی جاتی ہے- (اس موضوع پر حضرت امام نے متعدد خطبات ارشاد فرمائے ہیں) حضرت امام جماعت (الرابع) کی مجلس عرفان میں پوچھے گئے بعض سوالوں کے جوابات بھی زینت رسالہ ہیں-

سیرۃ طاہرہ کے عنوان سے ہمارے مصری احمدی بھائی جناب مصطفیٰ ثابت کی ایک عالمانہ تحریر اور ایک دوسرے عرب بھائی جناب حلمی الشافعی کا ایک نہایت عمدہ مضمون جنوں کی حقیقت کے متعلق شامل اشاعت ہے-

اس رسالہ نے حسن طباعت کا جو نہایت عمدہ معیار قائم کیا ہے یہ دونوں رسالے بھی اس کا بہت اچھا نمونہ ہیں- گویا مضامین کے معیار اور ظاہری حسن کے لحاظ سے یہ رسالہ دنیا کے کسی بھی اور رسالہ کے مقابلہ میں پیش کیا جا سکتا ہے-

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس رسالہ کے مدیر حضرت سید حلمی الشافعی جو اس رسالہ کی کامیاب ادارت کے ساتھ ساتھ اور کئی جماعتی خدمات باحسن بجالا رہے تھے- احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہمارے امام کے ہمراہ ان کے پروگرام مستقل تاریخی اہمیت کے حامل ہیں- انہیں حضرت امام کا مکمل اعتماد حاصل تھا پچھلے دنوں عالم جاودانی کو سدھار گئے .... ان کی کمی اس رسالہ اور احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں عرصہ تک محسوس ہوتی رہے گی- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلا اور کمی کی باحسن تلافی فرماوے-

---

میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے دنیا بھی اسی کی ہو جاتی ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر سیدہ شہزاد
بشکریہ پندرہ روزہ "المصلح" کراچی

بانی ہومیو پیتھی ڈاکٹر ہانیمین کے حالات زندگی

کرسچین فریڈرک سیموئیل ہانیمین جنہیں دنیائے ہومیو پیتھی ڈاکٹر ہنی مین کے نام سے جانتی ہے 10- اپریل 1755ء میں جرمنی کے صوبہ سکینی کے ایک چھوٹے سے قصبے میں پیدا ہوئے۔

ڈاکٹر ہنی مین کی تاریخ پیدائش میں کچھ اختلاف ہے۔ ایک طبقہ ان کی تاریخ پیدائش کو گیارہ اپریل مستند سمجھتا ہے جبکہ ساری دنیا میں ان کی سالگرہ کے موقع پر جو تقریبات منعقد کی جاتی ہیں ان کا اہتمام دس اپریل ہی کو کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر ہانیمین کی ابتدائی زندگی

ڈاکٹر ہانیمین کے والد گوٹفریڈ (Gotfrad) چینی کے برتنوں پر نقاشی کیا کرتے تھے۔ قدرتی پھولوں اور پتیوں کا عکس چینی کے برتنوں پر نقش کر دیتے۔ نت نئے ڈیزائن کی تلاش و جستجو کا شوق انہوں نے اپنے فرزند ڈاکٹر ہانیمین کے دل میں بھی پیدا کر دیا اور وہ بچپن ہی سے باغات' جنگلات اور سبزہ زاروں میں قدرت کی صناعی کا مشاہدہ کرتے اور اپنے والد کے لئے نایاب قسم کے پھول پتے لاتے تاکہ وہ ان کے نقوش برتنوں پر اتار سکیں۔

12 برس کی عمر میں انہیں میسن (Messen) کے ایک سکول میں داخل کرا دیا گیا۔

تعلیمی دور

تعلیم حاصل کرنے کا انہیں بچپن ہی سے بہت شوق تھا۔ پھول پودوں سے محبت کی وجہ سے علم نباتات ان کا پسندیدہ مضمون ثابت ہوا۔ اس بارے میں ان کا مزید معلومات حاصل کرنے کا شوق بڑھتا گیا۔ دو اور مضامین ریاضی اور جیومیٹری میں انہوں نے بہت محنت کی۔ خدا تعالیٰ نے اس شخص کو جس مقصد کے لئے پیدا کیا تھا اس کی ابتداء بہت اچھے طریقے سے ہوئی' تعلیمی دور میں انہیں کافی مشکلات کا سامنا رہا۔ لیکن وہ زندگی ہی کیا جس میں رکاوٹیں' مشکلات اور مصائب نہ ہوں۔

ہوا اس طرح کہ ڈاکٹر ہنی مین کے والد گوٹفریڈ جس فیکٹری میں کام کرتے تھے وہ میسن کے قریب ڈریسڈن (Dressden) میں واقع تھی۔ جرمنی کے بادشاہ فریڈرک دوم کے حکم سے اسے بحق سرکار ضبط کر لیا گیا اور فیکٹری میں کام کرنے والوں کو جبراً برلن پہنچا دیا گیا۔ اور انہیں مجبور کیا گیا کہ بادشاہ کے کارخانہ میں معمولی مشاہرہ پر کام کریں۔ یہ افتاد ایسی تھی کہ گوٹفریڈ کی آمدنی قلیل ہو گئی اور بچے کی تعلیم کو جاری رکھنا ان کے لئے مشکل ہو گیا۔ انہوں نے ہانیمین کو ایک پنساری کی دوکان پر ملازم رکھوا دیا۔ لیکن ہانیمین کو یہ کام بالکل پسند نہ آیا۔ دوکان پر ملازمت کرنے کے ساتھ ساتھ وہ چھپ چھپ کر کتابیں پڑھتے رہتے تھے اور اپنا تعلیمی شوق کسی نہ کسی طرح پورا کرتے رہے۔

یہ ڈاکٹر ہانیمین کا تعلیم حاصل کرنے کا شوق ہی تھا کہ ان کے سکول کے ہیڈ ماسٹر میسٹر ملر آپ سے بہت مانوس تھے انہیں اچھی طرح علم تھا کہ یہ کتابوں کو اپنا دوست رکھتا ہے اور بہت ذہین بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے گوٹفریڈ سے بات کی اور جب ہنی مین کے گھر کے حالات کا انہیں علم ہوا تو انہوں نے اس ذہین بچے کی ٹیوشن فیس معاف کر دی۔ اب تو ہنی مین کے لئے علم حاصل کرنے در دروازہ کھل گیا۔

یہ سچ ہے کہ جب کوئی چیز محنت سے حاصل ہوتی ہے تو اس کی قدر بھی کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے۔ بہت جلد ہانیمین کا شمار ذہین ترین بچوں میں ہونے لگا۔ انہوں نے خوب محنت کی۔ اپنے پسندیدہ مضامین زیادہ شوق اور دلچسپی سے پڑھے۔ اپنے طالب علمی کے زمانے میں ہی انہیں اپنے سے چھوٹی جماعتوں کو لاطینی زبان پڑھانے کا اعزاز بھی حاصل ہو گیا۔ جب کوئی شخص محنت' توجہ اور لگن سے کوئی کام کرتا ہے تو وہ کامیاب و کامران ہوتا ہے اور بہت جلد اپنی منزل کو پا لیتا ہے۔

1775ء میں جب آپ کی عمر 20 سال ہوئی تو انہیں لپزک یونیورسٹی (Lipzic university) میں داخلہ مل گیا۔ انہوں نے یہاں بھی محنت اور لگن کو اپنا اصول بنا لیا اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

وہ اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ ایک امیرزادے کو جرمن اور فرانسیسی زبان کی تعلیم بھی دیتے تھے اور اس سے اپنے تعلیمی اخراجات بھی پورے کرتے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے باقی فارغ اوقات کو بھی ضائع نہیں کیا۔ وہ بیشتر انگریزی کتب کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا کرتے تھے۔ لپزک یونیورسٹی میں چونکہ طب کے لئے عملی تربیت کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ لہٰذا اپنے شوق کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انہوں نے ویانا کے برادرز آف مرسی کے ہسپتال میں عملی طب کے شعبہ میں داخلہ لے لیا۔ اپنی محنت کی عادت کے طفیل انہوں نے مختلف زبانوں کا مطالعہ جاری رکھا۔ اور اطالوی' جرمن' یونانی' انگریزی اور فرانسیسی زبانوں پر کافی مہارت حاصل کر لی۔

عملی زندگی کا آغاز

1779ء میں جبکہ ان کی عمر چوبیس برس تھی۔ ارلنجن یونیورسٹی (Arlenjen University) سے ڈاکٹر آف میڈیسن کی ڈگری حاصل کی اور ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے ان کی عملی زندگی کا آغاز ہیٹ سٹیڈٹ (Het Stedit) نامی گاؤں سے ہوا۔ ایک سال کے بعد ان کا تبادلہ ڈیسن (Dissen) شہر میں کر دیا گیا۔ 1782ء میں ان کی شادی جوہنا کچلر (Johna Kechler) سے انجام پائی۔ 1784ء میں ان کی پہلی کتاب پرانی خارش اور زخموں کے بارے میں شائع ہوئی۔ 1790ء تک وہ مختلف مقامات پر پریکٹس کرتے رہے اور ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف میں بھی مشغول رہے۔

علم کیمیا اور دوا سازی میں ان کی دلچسپی کافی بڑھ گئی۔ علم کیمیا (کیمسٹری) پر انہوں نے تحقیقی مقالے لکھے۔ اور ایک کیمیا دان کی حیثیت سے انہوں نے کافی شہرت حاصل کر لی۔ اسی زمانہ میں فرانسیسی' اطالوی اور لاطینی زبانوں سے بہت سے ادبی تراجم جرمن زبان میں کئے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اس زمانہ کے طریقہ علاج سے مطمئن نہیں تھے اور پریکٹس کی بجائے تحقیقی کاموں میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے۔ وہ شہر چھوڑ کر ایک نواحی گاؤں میں منتقل ہو گئے تاکہ سکون کے ساتھ عملی کام کر سکیں۔ پریکٹس انہوں نے ترک کر دی۔ جس سے انہیں ایک بار پھر مالی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر انہوں نے تصنیف کا کام جاری رکھا۔

ہومیو پیتھی ایک ایسے علم العلاج کا نام ہے جو فطرت انسانی کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ انتہائی سادہ سہل اور آج کے ترقی یافتہ دور میں مکمل طور پر شفا بخش ہے۔ اس کی ادویات سائنسی اصولوں پر تیار کی جاتی ہیں۔ اسے علاج بالمثل بھی کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ یہ بیماری کو اس سے مشابہ ادویات سے دور کرتی ہے۔ بالمثل دوا کا تصور سب سے پہلے طب کے بانی بقراط نے پیش کیا تھا۔ بعد میں کچھ اور نام بھی تاریخ میں ملتے ہیں جو اس اصول کے قائل تھے لیکن اس سے استفادہ نہ کر سکے۔ یہ سعادت جرمنی کے ڈاکٹر سموئیل ہنی مین کے لئے مقدر ہو چکی تھی اور وہ ہی اس کے خالق و موجد قرار پائے'

ڈاکٹر ہنی مین کے تجربات اور آزمائش ادویہ

Prooving of Mdeicine -1790ء میں جبکہ ڈاکٹر ہانیمین ایک انگریز مصنف کلن (Klin) کی میٹریا میڈیکا (خواص الادویات) پر مشتمل کتاب کا ترجمہ کر رہے تھے تو ایک دوا سنکونا بارک کی تعریف و توصیف سے مطمئن نہ ہوئے۔ ان کے جذبہ تجسس نے انہیں مجبور کیا کہ اس دوا کی صحیح خاصیت معلوم کرنے کے لئے تجربات کریں اور باوجود اس کے کہ اس زمانے میں تندرست انسانوں پر ادویات کی آزمائش کا کوئی تصور نہ تھا' انہوں نے تجربے کے لئے اپنی ذات کا انتخاب کیا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں امید تھی کہ اس آزمائش کے کچھ نئے نتائج ضرور سامنے آئیں گے جو کلن کی میٹریا میڈیکا میں موجود نہیں ہیں۔

اس دوا کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ملیریا بخار کو شفا بخشتی ہے۔ تجربے کا طریقہ کار انہوں نے یہ اختیار کیا کہ دن میں دو مرتبہ آدھ اونس سنکونا بارک کی خوراک کھانا شروع کی نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ملیریا بخار میں مبتلا ہو گئے۔ یہ بات ان کے لئے انتہائی حیران کن تھی کہ اس دوا کی خصوصیت تو یہ ہے کہ ملیریا کے بخار سے نجات دلاتی ہے۔ اس کا اثر الٹا کیوں ہو گیا اس الجھن کو دور کرنے کے لئے بار بار سنکونا بارک استعمال کرتے رہے جب وہ اس کو کھاتے تو وہ ملیریا بخار میں مبتلا ہو جاتے اور جب چھوڑ دیتے تو تندرست ہو جاتے۔ اس تجربے نے روشنی کا کام کیا۔ اور وہ ایک نئی راہ پر گامزن ہو گئے جستجو ان کی فطرت تھی لہٰذا وہ اس کی تحقیق و تفتیش میں مصروف ہو گئے' چھ سال تک وہ تجربات کرتے رہے' اس عرصہ میں بہت سے مشاہدات ان کے سامنے آئے۔

تجربات کا سلسلہ جس قدر طویل ہوتا گیا۔ اسی قدر یہ حقیقت واضح ہوتی گئی کہ دوا کی دو خصوصیات ہیں۔ ایک تخریبی اور دوسری تعمیری۔ دوا کی کثیر مقدار سے انسانی جسم میں خلل واقع ہوتا ہے اور قلیل مقدار جسم کی بیماری کو شفاء بخشتی ہے۔ جب تجربات و آزمائش نے یقین کی صورت اختیار کر لی اور وہ بالمثل اصول کے تمام نشیب و فراز سے واقف ہو گئے تو 1796ء میں ڈاکٹر ہانیمین نے اپنے اس نئے فلسفے کو ایک مضمون کے ذریعے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ان کا یہ مضمون سب سے پہلے ایک طبی رسالے "جرنل آف پریکٹسنگ فزیشن" میں شائع ہوا۔ اس مضمون کا عنوان تھا "ادویات کی شفا بخش خصوصیات معلوم کرنے کا نیا اصول" ان کے اس نئے مضمون نے طبی دنیا میں دھماکے کا کام کیا ڈاکٹروں کا ایک بہت بڑا طبقہ ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو گیا۔ ان پر تنقید اور اعتراضات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں معلوم تھا کہ ایسا ہونا ہے اور وہ اس تنقید کے لئے تیار تھے۔ وہ تن تنہا سب کا مقابلہ کرتے رہے اور ہر اعتراض کا ایسا جواب دیتے رہے کہ اعتراض کرنے والے کو دوسرا اعتراض کرنے کی جرات نہ ہوتی۔

اس تمام مخالفت کے باوجود انہوں نے اپنے اس نئے اصول کے مطابق پریکٹس شروع کر دی اور بہت سے مریض اس نئے اصول کے تحت شفا پاتے رہے جس سے دور دور تک ان کی شہرت پھیل گئی۔ اس عملی صداقت نے بہت سے لوگوں کو متاثر کیا اور ایک وسیع حلقہ ہومیو پیتھی کا بن گیا۔ آزمائش ادویہ کے لئے پرووڈ یونین Proved Union کے نام سے ایک جماعت قائم ہو گئی۔ جس نے تندرست انسانوں پر دواؤں کے اثرات معلوم کرنے کے کام شروع کر دیا۔ جس سے ڈاکٹر ہانیمین کو کافی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویت حاصل ہو گئی۔

اب وہ اس منزل پر تھے کہ شہرت و عزت ان کے قدموں میں تھی لیکن اس وقت بھی ان کی غربت کا یہ عالم تھا کہ اپنے گھریلو اخراجات بھی بمشکل پورے کر سکتے تھے اور لکڑی کے جوتے پہننے پر مجبور تھے۔

1810ء میں ڈاکٹر ہانیمین کی ہومیو پیتھی کی پہلی کتاب "قانون ہومیو پیتھی" شائع ہوئی جس میں انہوں نے طریقہ علاج کے اصول و ضوابط مقرر کئے اور طریقہ کار کی وضاحت کی۔ آج بھی اس کی قدر و منزلت میں کوئی کمی نہیں آئی اور مختلف زبانوں میں اس کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

ہومیو پیتھی کی تعلیم آغاز جب انہوں نے اپنے اس نئے طریقہ علاج کو منوالیا تو اب ضرورت اس بات کی تھی کہ ہومیو پیتھی کے ڈاکٹروں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ اس کے لئے انہوں نے لپزک یونیورسٹی کو منتخب کیا اور دنیا میں پہلی مرتبہ 1812ء میں لپزک یونیورسٹی کی تعلیم کا آغاز ہوا۔

ہفتہ میں دو دن ہفتہ اور بدھ کو دو بجے سے تین بجے تک ڈاکٹر ہانیمین اس میں لیکچر دیتے اپنی تحقیق اور تجربات طلبہ کو ذہن نشین کراتے' طب اور قانون کے طلباء کی بہت بڑی تعداد ان کی طرف راغب ہو گئی۔ آٹھ سال تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس طرح انہوں نے اپنے جانشینوں کا انتظام کر دیا۔ ان طلبہ میں اس زمانہ کی ایک مشہور شخصیت ڈاکٹر ہائن کی تھی جو باقاعدگی سے کلاس میں حاضر رہتے تھے۔

جن دواؤں پر ڈاکٹر ہانیمین تحقیق و تجربات کر چکے تھے اسے انہوں نے کتابی شکل میں مرتب کیا اور ہومیو پیتھی کی پہلی کتاب "میٹریا میڈیکا پیورا" کے نام سے شائع کی جو آج بھی دنیا میں تسلیم کی جاتی ہے۔ اس کتاب میں ہومیو پیتھی ادویات کے خواص تجربات کی روشنی میں درج کئے گئے ہیں۔

قانونی پابندی اور مخالفین کے لئے چیلنج ڈاکٹر ہانیمین کی زندگی مخالفین کے لئے کسی چیلنج سے کم نہ تھی وہ اس طرح کہ وہ ترقی کی جانب مشکل راستوں کو طے کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے گئے۔ کسی کے رعب میں آنے والے نہیں تھے اور نہ ہی انہوں نے دولت حاصل کرنے کے لئے کسی کی پیش کش کو قبول کیا بلکہ انہیں اپنی محنت اور کامیابی پر پورا یقین تھا۔ اسی یقین کی بدولت ان کا نام دنیا میں روشن ہوا۔ انسانیت کی خدمت کو انہوں نے اپنا مشن بنا لیا تھا۔ ڈاکٹر ہانیمین کی کامیابی اور ہومیو پیتھی کی ترقی ان لوگوں کے لئے انتہائی تکلیف کا باعث تھی۔ جنہیں اس طریقہ علاج سے مالی نقصان پہنچا تھا۔ اس زمانے میں یہ قانون تھا کہ کوئی ڈاکٹر دوا خود نہیں دے سکتا تھا۔ بلکہ اس کا کام صرف نسخہ لکھنا تھا۔ لیکن ڈاکٹر ہانیمین اپنی دواؤں کو خود تیار کرتے اور خود ہی مریضوں کو دیتے اس لئے کہ ان کے طریقہ کار سے دوا ساز واقف نہیں تھے۔

مخالفین نے دوا سازوں کی طرف سے ان پر مقدمہ دائر کر دیا دوا سازوں کو اس میں کامیابی حاصل ہوئی اور ڈاکٹر ہانیمین پر جرمانے کے علاوہ یہ پابندی عائد کر دی گئی کہ وہ دوا سازی کا کام خود نہیں کر سکتے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں لپزک چھوڑنا پڑا' کافی عرصہ تک وہ ایسی جائے پناہ کی تلاش میں مصروف رہے جہاں وہ کسی پابندی کے بغیر اپنے نئے طریقہ علاج کی پریکٹس شروع کر سکیں۔

پریشانیوں کا دور ختم ہوا کوتھن جرمنی ہی کا ایک علاقہ تھا۔ اس کے ڈیوک فریڈرک ڈاکٹر ہانیمین سے بہت متاثر تھے۔ اور ان سے اپنی صحت کے سلسلے میں مشورہ لیتے رہتے تھے۔ انہیں جب ڈاکٹر ہانیمین کے حالات کا علم ہوا تو ڈیوک نے انہیں اپنے پرائیویٹ معالج کی حیثیت سے انہیں کوتھن (Koethen) آنے کی دعوت دی اور یہ یقین دہانی بھی کرائی کہ ڈاکٹر ہانیمین کو اپنے نئے طریقہ علاج کے مطابق پریکٹس کرنے اور دوائیں دینے کی اجازت ہو گی۔ اور جو قانون دوا سازی سے متعلق رائج تھا اس سے انہیں مستثنیٰ قرار دیا گیا ان کی پریشانیوں کا دور ختم ہو گیا اور پہلی مرتبہ کسی حکومت کی سرپرستی انہیں حاصل ہو گئی۔ 1821ء میں وہ کوتھن منتقل ہو گئے' یہ ہجرت انہیں بہت راس آئی' ان کے پیروکاروں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا اور بہت سے ڈاکٹروں نے ان کے طریقہ علاج کو اپنانا شروع کر دیا۔

1829ء میں ان کی پچاس سالہ طبی خدمات کا جشن منایا گیا۔ جس میں جرمنی کے تمام علاقوں سے ڈاکٹروں اور ان کے مداحوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر ایک "جرمن سینٹرل ہومیو پیتھک یونین" کا قیام عمل میں آیا۔ اس گولڈن جوبلی میں کوتھن کے ڈیوک نے بھی ایک خصوصی پیغام کے ذریعے ڈاکٹر ہانیمین کی خدمت میں عقیدت کے پھول ان الفاظ میں نچھاور کئے۔

آپ کی شاندار کامیابیوں کے ہم بھی معترف ہیں اس لئے کہ ہم ان لاکھوں افراد میں شامل ہیں جو آپ کے دست شفا سے فیض حاصل کرتے رہے ہیں۔

اس گولڈن جوبلی کے کچھ ہی عرصہ بعد انہیں ایک بہت بڑے حادثے سے دوچار ہونا پڑا جو ان کی وفا شعار رفیقہ حیات کے انتقال کی صورت میں پیش آیا۔ جس سے ان کی گھریلو زندگی میں ایک قسم کا خلاء پیدا ہو گیا۔ 1832ء میں ہیضہ کی ایک ہلاکت خیز وباء پھیلی جس نے دنیا کے بہت سے ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور بہت سی جانیں اس میں ضائع ہو گئیں ڈاکٹر ہانیمین نے کافی تحقیق اور تجربات کے بعد اس کے لئے ایک دوا "کیمفر" (Camphor) تجویز کی اور یہ اس قدر کامیاب ثابت ہوئی کہ جس نے دوا کو کھایا وہ اس وباء سے محفوظ رہا۔ اس سے ان کی شہرت میں مزید اضافہ ہوا۔

کوتھن میں تقریباً چودہ برس ڈاکٹر ہانیمین کا قیام رہا۔ اس قیام کے دوران انہوں نے پرانی بیماریوں پر "کرانک ڈیزیز" کے نام سے اپنی معرکتہ الآرا کتاب تصنیف کی۔ ان کی شہرت دنیا کے دیگر ممالک تک پہنچ گئی۔ اور بہت سے ممالک سے ڈاکٹر' سائنسدان اور شائقین طب ان سے ملنے کے لئے آنے لگے۔ فرانس کیونکہ جرمنی سے قریب ہے۔ اس لئے فرانس سے آنے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔ ان شائقین میں فرانس کی ایک مشہور مصورہ' شاعرہ مزندیل میلانی ڈی ہرویلی' ہانیمین سے ملنے کوتھن آئیں۔ ان کے آنے کا مقصد ہومیو پیتھی کی تعلیم حاصل کرنا تھا ان کی عمر اس وقت بتیس برس تھی۔ چند ہی دنوں میں وہ ڈاکٹر ہانیمین کے اس قدر قریب ہو گئیں کہ دونوں ایک دوسرے سے متاثر ہو گئے۔ اور 1853ء میں میلانی نے ڈاکٹر ہانیمین کی رفیقہ حیات کی جگہ لے لی۔ اس عرصہ میں کوتھن کے ڈیوک کا انتقال ہو گیا۔ لہذا شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد ڈاکٹر ہانیمین اپنی نئی بیوی کے ساتھ پیرس چلے گئے اور آخر عمر تک وہیں رہے۔ پیرس میں جلد ہی انہیں پریکٹس کی اجازت مل گئی۔ اور فرنچ ہومیو پیتھک سوسائٹی کے اعزازی صدر منتخب ہو گئے۔

پیرس کے قیام کے دوران ان کے شفا بخشی کے ایک واقعہ نے پیرس میں ہلچل مچا دی۔ یہ واقعہ ایک چار سالہ بچی کا تھا جسے پیرس کے بڑے بڑے ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے تھے۔ اس کے والد نے جو شاعر تھے انتہائی مایوسی کے عالم میں ڈاکٹر ہانیمین سے رجوع کیا اور اللہ نے ان کے توسط سے اس بچی کو زندگی بخش دی اور بچی صحت یاب ہو گئی۔ پیرس میں ڈاکٹر ہانیمین تقریباً آٹھ سال رہے اور جولائی 1843ء اتوار کے دن پیرس میں ہی ان کا انتقال ہوا۔

حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے طاعون کے ذکر میں ایک بات بیان فرمائی ہے تاکہ طاعون کا علاج ہو سکے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کی بھی عجیب حالت تھی۔ ایک طرف یہ تھا کہ خدا کی بتائی ہوئی خبر کے مطابق طاعون ظاہر ہو اور طاعون تباہی مچائے تو آپ کی صداقت ظاہر ہوتی تھی۔ لیکن دوسری طرف مخلوق خدا کا درد تھا جو آپ کو بے چین کئے ہوئے تھا۔ چنانچہ آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ فرمایا کہ آپ کو روحانی ذریعے سے علم ہوا ہے اور میں تمام بنی نوع انسان کو بتاتا ہوں کہ اس میں شفا کے بہت راز ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ روحانی ذریعے سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اگر کسی ملک میں غدودوں کی بیماریاں (طاعون غدود کی بیماری ہے) پھیل جائیں تو اس ملک میں جلدی امراض پھیلا دیئے جائیں تو گٹھلیوں کی بیماریاں جسم سے باہر نکل کر جلد پر آ جاتی ہیں۔ اور جسم کے بڑے بڑے اعضاء خطرناک بیماریوں کے اثر سے بچ جاتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ اس مقصد کے لئے خدا نے دو دوائیں سلفر (Sulpher) اور مرکری (Mercsol) یعنی گندھک اور پارہ بنائی ہیں۔"

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں یہ جان کر رہ گیا کہ ہومیو پیتھی کے موجد ڈاکٹر ہانیمین نے بعینہٖ یہی نظریہ اپنی کتاب میں لکھا ہے۔

(الفضل مورخہ 6۔اپریل 1994ء)

(پندرہ روزہ "المصلح" کراچی
یکم جنوری تا 31 جنوری 1996ء)

یاد ماضی

ہماری تاریخ

The TRUTH

THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

محترم شیخ ناصر احمد صاحب جو سوئٹزرلینڈ میں ایک وقت میں مربی انچارج تھے نے 1958ء کی آخری سہ ماہی میں ویٹ زی کون (Wetzekon) میں آپ نے دو دفعہ ایک ہی شام میں پبلک لیکچر دیئے۔ پہلے لیکچر میں آپ نے دین حق کی بنیادی باتیں پیش کیں اور دوسرے لیکچر میں اسلامی دنیا کے اس وقت کے حالات سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ آپ نے زیورچ میں ایک مذہبی لٹریچر کی نمائش کا بھی اہتمام کیا جہاں نمائش کا موضوع یورپ میں دین حق تھا

آپ نے تقریر کے بعد سوالوں کے جواب دیئے۔ اور یہ بھی بتایا کہ دین حق کی تعلیمات کس طرح انسانی زندگی پر مفید اثر ڈالتی ہیں۔ سوالوں کے جواب سن کر حاضرین نے آپ کو بڑی داد دی۔ اسی عرصہ میں محترم شیخ صاحب نے بھی "دی ریلیجئس ورلڈ" رسالے کے لئے ایک مضمون بھی تحریر فرمایا جس میں افریقہ میں مذہب کی بدلتی ہوئی کیفیات کا ذکر کیا۔ آپ کی یہ رپورٹ نائیجیریا کے اخبار "دی ٹروتھ" کے 6 مارچ 1958ء کے شمارے میں شائع ہوئی۔

دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے بدل دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

یاسر عرفات کی طرف سے حماس کی مذمت

فلسطینی لیڈر یاسر عرفات نے حماس کی طرف سے خود کشی کے ذریعے یروشلم میں اتوار کے روز بیس آدمیوں کے مارے جانے کی سختی سے مذمت کی ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ وہ ایسے انتظام کرنا چاہتے ہیں جن سے بنیاد پرست عسکریت پسند گروپوں کو فلسطینی علاقے میں بند کر دیا جائے۔ قانونی کارروائی کے ذریعے۔

انہوں نے کہا کہ ہم اس سلسلے میں سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں کہ ایسے حملوں کو روکنے کے لئے ان عسکریت پسند گروہوں کا خاتمہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسرائیل کی حکومت کے ساتھ مل کر یہ اقدام کرنا چاہتے ہیں تاکہ اسرائیل اور فلسطین دونوں میں اس دہشت گردی کا خاتمہ کیا جاسکے۔ گزشتہ اتوار کے روز جو بم پھٹا وہ یروشلم میں پھٹنے والے ایک اور بم کے تقریباً ایک ہفتہ بعد پھٹا۔ پہلے بم میں 28۔ افراد مارے گئے تھے۔ ان بموں کی ذمہ داری اسلامک ریزسٹنس موومنٹ جسے حماس بھی کہا جاتا ہے نے قبول کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات بہت خطرناک ہے کہ اس قسم کی کارروائیاں کی جائیں۔ یہ صرف اسرائیل ہی کے خلاف نہیں ہے بلکہ فلسطینیوں اور اسرائیل فلسطین امن کے بھی خلاف ہے۔ یاسر عرفات نے اسرائیل کے وزیراعظم شمعون پیریز سے تعزیت کی اور ان خاندانوں سے بھی جن کے افراد اس بم کے حملہ میں یا اس سے پہلے بموں کے حملوں میں مارے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات آسانی سے تسلیم نہیں کی جاسکتی کہ لوگ ایسی کارروائیاں کریں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کی کابینہ نے بھی ان ہلاکتوں کے سلسلے میں خود کش بموں کی مذمت کی ہے۔ اسی سلسلے میں یاسر عرفات کی فلسطینی پولیس نے 200 اسلامی عسکریت پسند مجاہدوں کو غازہ پٹی اور مغربی کنارے میں حراست میں لے لیا ہے۔

○○○

صدر قذافی کا انتباہ

گزشتہ ہفتہ کے روز لیبیا کے صدر معمر قذافی نے لوگوں کو متنبہ کیا کہ اگر کسی نے بینکوں کے علاوہ فارن ایکس چینج کا کاروبار کیا تو اس کا کوئی جسمانی عضو کاٹا جاسکتا ہے یا اسے موت کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈالر ہمارے دشمن کی کرنسی ہے۔ اور اسے استعمال کرنا یا لیبیا کے مرکزی بینک کے علاوہ کسی اور طریق پر حاصل کرنا یا استعمال کرنا غداری سمجھا جائے گا۔ آپ ایک ریلی سے خطاب کر رہے تھے جو موجودہ دور حکومت کی سالگرہ کے موقعہ پر منعقد کی گئی تھی۔ تاکہ جو لوگ اس قانون کی خلاف ورزی کریں گے ان کا ہاتھ یا ان کی ٹانگ کاٹی جائے گی یا انہیں موت کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ مزید انہوں نے کہا کہ تمام کاروبار لیبیا کے دینار کے ذریعہ کیا جائے۔ بیرونی ممالک کی فرمیں بھی اس قانون کی پابندی کریں۔ اور جو سفارت خانے ایسا نہیں کریں گے انہیں بند کر دیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ دیگر سفارت خانوں کے بغیر بھی ہم گزارا کرسکتے ہیں کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ یہ سفارت خانے کسی اور ہی زمانے کا فیشن ہیں۔ اور آج کل ذرائع مواصلات کو استعمال کرتے ہوئے وہ تمام کام سرانجام دئے جاسکتے ہیں جو سفارت کاروں کے ذریعے انجام دینا مقصود ہوتے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30464 میں عظمت جہاں بنت رشید احمد صاحب قوم رائے پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 69/ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی 6 تولہ مالیتی۔/27750 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عظمت جہاں چک نمبر 69/ر۔ب گھسیٹ پورہ p.o خاص ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 صوفی محمد شریف معلم وقف جدید وصیت نمبر 19400 گواہ شد نمبر2 محمد حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر 69/ر۔ب ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر 30465 میں رضوان سعید ولد سعید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 157 جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-10-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رضوان سعید 157 جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر1 فضل عمر بٹ 157 جی ٹی روڈ لاہور گواہ شد نمبر2 ظفر محمود ظفر وصیت نمبر 24357۔

مسل نمبر 30466 میں سعدیہ ممتاز بنت ملک ممتاز احمد قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 94-11-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعدیہ ممتاز 79 پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 ملک وسیم احمد وصیت نمبر 29428 برادر موصیہ گواہ شد نمبر2 ملک ممتاز احمد وصیت نمبر 26431 والد موصیہ۔

مسل نمبر 30467 میں عبدالوہاب ریحان ولد عبدالرشید خان قوم بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن L-12/51 ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دوصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالوہاب ریحان چک نمبر L-12/51 P.O خاص براستہ کسووال ضلع ساہیوال گواہ شد نمبر1 عمران خان مکان نمبر B/88 نئی آبادی ساہیوال گواہ شد نمبر2 داؤد احمد شریفی فرید ٹاؤن ساہیوال۔

مسل نمبر 30468 میں نسیم بشریٰ زوجہ محمد اقبال قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 565 گ۔ب حال کنزی ضلع عمرکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-11-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین برقبہ ڈیڑھ ایکڑ واقع چک نمبر 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے (2) زیورات طلائی دس تولہ مالیتی پچاس ہزار روپے (3) حق مہر دس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی دو لاکھ دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 00-300 روپے ماہوار بصورت ذاتی خرچہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسیم بشریٰ چک نمبر 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد حال کنڑی منڈی کنزی ضلع عمرکوٹ گواہ شد نمبر1 عبدالسمیع بھٹی کنزی گواہ شد نمبر2 محمد اقبال خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 30469 میں عزیز احمد ولد ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنجر چانگ ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-10-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 18- ایکڑ مالیتی اندازاً ایک لاکھ اسی ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عزیز احمد بمقام P.O سنجر چانگ ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر1 مبشر احمد لنگر خانہ نمبر 7 ربوہ برادر موصی گواہ شد نمبر2 چوہدری محمود سنجر چانگ ضلع حیدر آباد۔

مسل نمبر 30471 میں ریحانہ منیر زوجہ منیر ذوالفقار قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع عمر کوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-12-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم جلال الدین قمر صاحب دارالصدر غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

محترمہ امتہ الباری صاحبہ بنت محترم چوہدری شاہ نواز صاحب (وفات یافتہ) کا ایکسیڈنٹ کے بعد ریڑھ کی ہڈی کا کامیاب اپریشن نیویارک کے ہسپتال میں ہوا ہے۔ اب بفضل تعالیٰ چل پھر سکتی ہیں۔ موصوفہ جملہ احباب جماعت جنہوں نے ان کے دعائیں کیں شکریہ ادا کرتی اور صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ مکرم رحمت علی صاحب بٹ دماغی شریان کے مرض میں نوروز تک میو ہسپتال لاہور داخل رہنے کے بعد بخیریت روبصحت ہو کر واپس گھر آ گئے ہیں۔ ان کی مزید صحت و تندرستی کے لئے

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بڑے بیٹے احمد عبداللہ کا نام تبدیل کر کے "طلال احمد عبداللہ" رکھ لیا ہے آئندہ میرے بیٹے کو طلال احمد عبداللہ کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ اور اسی طرح چھوٹے بیٹے کا نام سکندر احمد سے تبدیل کر کے "کمال احمد" رکھ لیا ہے براہ کرم آئندہ اسے کمال احمد کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

منورہ بلال اہلیہ بلال احمد 27/2 محلہ دارالبرکات ربوہ

نعم البدل

○ عزیز عدنان احمد ابن مکرم عبدالمجید صاحب زاہد ایم اے ساکن کنری عمر ڈیڑھ سال مورخہ 29 جنوری 1996ء کو ہارٹ فیل ہونے سے وفات پا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر اور نعم البدل عطا فرمائے۔ عزیز مکرم پروفیسر عبدالسلام طاہر صاحب جامعہ احمدیہ کا بھتیجا ہے۔ جملہ تعزیت کرنے والے احباب کا مکرم عبدالمجید صاحب شکریہ ادا کرتے ہیں۔

باقی صفحہ 6 پر

ہے۔ زیورات طلائی پانچ تولہ مالیتی پچیس ہزار روپے اور حق مہر بذمہ خاوند سات ہزار اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ریحانہ منیر ناصر آباد فارم ضلع عمر کوٹ سندھ گواہ شد نمبر1 چوہدری ناصر احمد واہلہ ناصر آباد فارم ضلع تھرپارکر گواہ شد نمبر2 چوہدری منیر ذوالفقار خاوند موصیہ۔

6 Th
WORLD CUP
1996

کھیل اور کھلاڑی

خواب چکنا چور ہو گئے

بنگلور میں ہونے والے ورلڈ کپ کے کوارٹر فائنل میں پاکستانیوں کے حسین خواب چکنا چور ہو کر رہ گئے۔ پاکستان کو بھارت نے 39 رنز سے ہرا کر سیمی فائنل کے لئے کوالیفائی کر لیا۔

پاکستان اور بھارت کا میچ کہیں بھی ہو دونوں ملکوں کے درمیان روایتی محاذ آرائی اس میچ کو ایک عظیم میدان جنگ اور گویا زندگی موت کا معرکہ بنا دیتی ہے۔ اور جب اس کے نتیجے میں ورلڈ کپ کے حصول کا سوال بھی درپیش ہو تو جذبات کا لاوا آتش فشاں بن جاتا ہے۔ یہ صورت حال دونوں ہی ملکوں میں یکساں ہے۔ بنگلور کے سٹیڈیم میں بھارتیوں کے ایک رنز لینے پر تماشائیوں کا جوش و جذبہ اور پاکستان کے چھکا لگانے پر طاری ہو جانے والی موت کی خاموشی ان کیفیات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

بھارت نے جب 287 سکور بنائے تو اس بھاری ٹوٹل کو دیکھ کر پاکستانیوں میں ناامیدی شروع ہو چکی تھی۔ لیکن جب کپتان عامر سہیل اور جارحانہ بلے باز سعید انور نے دھواں دھار بیٹنگ شروع کی اور آٹھ رنز فی اوور کی اوسط سے سکور شروع کیا تو امید بن گئی تھی کہ پاکستان یہ بڑا سکور کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ ادھر سابق کپتان عمران خان نے عامر سہیل کی تیز رفتار بیٹنگ پر تنقید شروع کر دی اور کہا کہ انہیں حوصلے سے کھیلنا چاہئے اور ہر بال پر چوکا اور چھکا لگانے کی آرزو نہیں کرنی چاہئے ابھی ان کے یہ تبصرے جاری تھے کہ عامر سہیل آؤٹ ہو گئے۔ ان کی جگہ اعجاز احمد نے صبر کے ساتھ بیٹنگ شروع کی تو عمران خان نے ان کی تعریفیں شروع کر دیں۔ ادھر سعید انور بھی آؤٹ ہو گئے تو رن ریٹ گرنے لگ گیا۔ اعجاز بھی گئے۔ انضمام سے بڑی امیدیں تھیں کیونکہ اس وقت تک پاکستان کی پوزیشن مضبوط تھی۔ اور سٹیڈیم میں بھارتی تماشائیوں پر مایوسی کا عالم طاری تھا۔ لیکن انضمام بھی گئے اور سلیم ملک اور جاوید میانداد کی جوڑی نے چارج سنبھالا تو یہ آخری امید تھے۔ لیکن میانداد اپنی ماضی کی سست روی سے باہر نہ آ سکے اور 1988ء کے سیمی فائنل میں آسٹریلیا کے ہاتھوں شکست یاد دلا دی جب میاں داد کے اس آہستہ سکور بنانے کی وجہ سے پاکستان صرف 18 رنز سے ہار گیا تھا۔

تاہم اب تبصروں سے کیا ہوتا ہے۔ خواب تو بکھر گئے پوری پاکستانی قوم پر اداسی چھا گئی۔ تاہم بھارتی بھی تو انسان ہیں سپورٹس مین سپرٹ کا تقاضا ہے کہ ان کو ان کی جیت پر مبارکباد دی جائے۔ محمد اظہر الدین جیت کے حقدار ثابت ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر پاکستان اور بھارت کے درمیان محاذ آرائی کے حالات درست نہ ہوئے تو پاک بھارت جنگ چھڑ سکتی ہے۔ بھارت مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے دو طرفہ مذاکرات چاہتا ہے تو ہم تیار ہیں لیکن اس کا کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ کہنا ہمیں قبول نہیں۔ بھارت کی ایٹمی اور میزائیل پالیسی خطہ کی سلامتی کے لئے سخت خطرہ ہے۔ بھارت نے ایٹمی دھماکہ نہ کرنے کی بات کی ہے مگر انٹیلی جنس رپورٹیں ممکنہ دھماکے کے بارے میں بتا رہی ہیں۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ بھارت انڈونیشیا کی ملاکا سٹیٹ کے قریبی جزیرہ کو ٹارگٹ بنا رہا ہے۔

○ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ وفاقی حکومت نے کراچی میں آپریشن معطل کرکے بلوچستان میں شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سرکاری ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ اپوزیشن کا حامی ایک بلوچ قبیلہ ایم کیو ایم کی مدد کر رہا ہے۔

○ آزاد کشمیر میں درہ شیر خان میں بھارتی فوج نے جنازے کے جلوس پر فائرنگ کر دی جس سے دو افراد زخمی ہو گئے۔ بھارتی فوج آئے دن شہری آبادی کو نشانہ بناتی ہے۔

○ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے ریکٹر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ صدر کے سوا پوری حکومت بددیانت ہے۔ موجودہ نظام پر قابض طبقہ کو بے دخل کرکے اس سے وسائل چھیننے ہوں گے۔ تعلیمی اداروں میں کچرا پیدا کیا جا رہا ہے۔

○ سابق بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی کی بیوہ سونیا گاندھی نے کہا ہے کہ بھارت کی ثقافتی یلغار نے پاکستان کی بنیادیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا لیکن ہم نے دو قومی نظریہ پاش پاش کر دیا ہے۔ پاکستان کا بچہ بچہ ہندوستانی ثقافت کا دلدادہ ہے۔ پاکستان ٹیلی ویژن بھی ہمارے مذہبی رقص بڑے فخر سے دکھا کر ہمارا کام آسان کر رہا ہے۔ اب پاکستان کو ہتھیاروں سے نشانہ نہیں بنانا پڑے گا۔ کچھ عرصے کے بعد ایک دھکے سے پاکستان ٹوٹ پھوٹ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ثقافت کے ذریعے ایسی جنگ جیتی ہے جو ہتھیاروں سے جیتنا ناممکن تھی۔ اب سرحدوں کی بجائے نظریاتی جنگوں کا دور ہے۔

○ جمیعت علمائے اسلام (ف) کے مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ ملک تباہی کی طرف جا رہا ہے۔ پھر بھی حکومت پانچ سال پورے کرے۔ قاضی حسین احمد کے حکومت کے خلاف ڈبل مارچ کے اعلان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ تمام جماعتوں کو اعتماد میں لینا چاہئے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس وقت پورا نظام خفیہ ادارے اور سرمایہ دینی جماعتوں کے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔

○ قومی مالیاتی کمیشن کے تعطل کو دور کرنے کے لئے پنجاب کی حکومت وزیر اعظم سے رابطہ کرے گی۔ صوبوں کے نمائندے پیچیدہ مالی مسائل حل کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ کسی تصفیہ کے بغیر اجلاس پر اجلاس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ مسلم لیگوں کے اتحاد کے ضمن میں قوم جلد خوشخبری سنے گی۔ یہ اتحاد بے نظیر بھٹو کی رخصتی میں بنیادی کردار ادا کرے گا۔

○ پاکستان نے سلامتی کونسل کی توسیع سے قبل اس کے مقاصد واضح کرنے کے لئے کہا ہے۔ اور واضح کیا ہے کہ واضح مقاصد کے تعین کے بعد اگر پاکستان بھی ان شرائط پر پورا اترتا ہوا تو وہ بھی سلامتی کونسل کی رکنیت کی درخواست دے سکتا ہے۔ یہ بات وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے جکارتہ میں صدر سوہارتو سے ملاقات کے دوران بتائی۔ یاد رہے کہ بھارت جاپان اور جرمنی ان ممالک میں شامل ہیں جو سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت میں توسیع کرکے اس کے مستقل رکن بننے اور ویٹو پاور حاصل کرنے کے امیدوار ہیں۔

○ سری لنکا نے فیصل آباد میں ہونے والے کوارٹر فائنل میں انگلینڈ کو ایک آسان مقابلے کے بعد ہرا دیا۔ دوسری طرف بھارت نے پاکستان کو ہرا دیا۔ اب 11- مارچ کو کلکتہ میں سری لنکا اور بھارت کے درمیان سیمی فائنل ہو گا۔

○ بنگلور کے میچ میں پاکستان کے وقار یونس کم سے کم میچوں میں 200 وکٹیں حاصل کرنے والے عالمی کھلاڑی بن گئے۔

○ ایک سندھی اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ الطاف حسین کے بعض ساتھی ان کو قتل کرنے کے لئے خفیہ طور پر لندن پہنچ گئے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ ان لوگوں کا خیال ہے کہ الطاف حسین مہاجروں کو قتل کرانے کی غیر ملکی سازش پر عمل کر رہے ہیں۔

○ سندھ حکومت نے واپڈا کے تین ارب روپے کے بل ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ حکومت سندھ نے کہا کہ ہمارے پاس واپڈا کو ادا کرنے کے لئے فنڈز موجود نہیں ہیں۔ اگر واپڈا ان بلوں پر نظر ثانی کرکے انہیں نصف کر دے تو پھر ادائیگی کے لئے تیار ہوں گے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ چوہدری شجاعت حسین مسلم لیگ کی قیادت سنبھال لیں۔ ان سے مفید بات چیت ہو سکتی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مسلم لیگ کی اتحادی جماعتیں نواز شریف سے بدظن ہو چکی ہیں۔ چوہدری شجاعت کو اپوزیشن کا لیڈر بنانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ نواز شریف اپنے مشن میں بری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔ انہیں اگلے انتخابات میں شکست نظر آ رہی ہے۔ اس لئے وہ وقت سے پہلے ہی دھاندلی کا شور مچا رہے ہیں۔

○ پاکستان کو مشرق وسطیٰ کی تنظیم آسیان کا مکمل ڈائیلاگ پارٹنر بنانے کی تجویز پیش کی گئی۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور انڈونیشیا کے صدر سوہارتو دونوں ممالک کے مابین موثر باہمی رابطے کے ذریعے اقتصادی سیاسی اور فوجی تعاون کو مزید فروغ دینے کے لئے عملی اقدامات کرنے پر متفق ہیں۔ صدر سوہارتو پاکستان کے حق میں ہیں۔ آئندہ چھ ماہ میں پاکستان کے حق میں مثبت فیصلہ ہو جائے گا۔ یہ بات دفتر خارجہ کے ترجمان اور وزیر اعظم کے معاون خصوصی شاہد حسن خان کی مشترکہ بریفنگ میں بتائی گئی۔

○ سابق صدر ضیاء الحق کے بیٹے اعجاز الحق نے کہا ہے کہ موجودہ مسلم لیگ کی بنیاد ضیاء الحق نے رکھی۔ میں جب چاہوں دوسری قوت بن سکتا ہوں۔ نواز شریف اور فضل حق کو میرے والد ہی مسلم لیگ میں لائے۔ میں چاہتا تو 1988ء کا الیکشن لڑکر وزیر اعظم بن سکتا تھا۔ اس حوالے سے ہم پر کافی دباؤ بھی تھا۔ مسلم لیگ نے ضیاء الحق کی وفات کے بعد وہ کچھ نہیں کیا جو اسے کرنا چاہئے تھا۔ میری عزت رکن اسمبلی کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف ضیاء الحق کا بیٹا ہونے کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک سیاسی شعور بیدار نہیں ہوتا جو بھی مداری کا کردار ادا کر کے قوم کو سبز باغ دکھائے گا کامیابی حاصل کر لے گا۔

○ ڈسٹرکٹ ہسپتال اوکاڑہ میں نوجوان لڑکی کے ہلاک ہو جانے کے بعد ورثاء نے ڈاکٹروں اور نرسوں پر حملہ بول دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ لڑکی کو بروقت طبی امداد نہیں دی گئی۔ ایم ایس نے پولیس کی مدد طلب کر لی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب بھر کے ان تمام علاقوں میں جہاں نہروں یا سرکاری ٹیوب ویلوں سے پانی فراہم نہیں کیا جاتا زمینداروں سے آبیانہ کی وصولی روک دی ہے۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

بیرونی ممالک کے خصوصی رعائیتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے
ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت
ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757
219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD, ISD

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
— یاد رکھیں —
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون دوکان: 211584
فون رہائش: 408
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے // ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534